جناب عینک فریمی

حافظ طاہر محمود

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب ہم لوگ ٹیلی کام سٹاف کالج کے فیملی ہاسٹل میں رہتے تھے (یعنی ۹۷-۱۹۹۶ء کی) کہ ہمارے پاس نقیبِ ختمِ نبوت آنا شروع ہوا۔ ہم پر یہ عنایت حافظ صفوان صاحب کی وجہ سے ہوئی۔ اِس رسالے سے صرف اسلام دشمنوں کی کارروائیوں کا ہی پتہ نہیں چلتا تھا بلکہ حالاتِ حاضرہ پر بہت اچھے مضامین، اچھی شاعری اور ادب بھی پڑھنے کو ملتا تھا۔ اور تو اور، اِس میں حالاتِ حاضرہ پر ہلکے پھلکے انداز میں یک سطری تبصرے بھی ''عینک فریمی'' صاحب کرتے تھے۔ یہ صفحہ گویا رسالے کی جان ہوتا تھا جس میں لکھے جملے پورا مہینہ سنے جاتے تھے۔ ایک روز حافظ صاحب نے بتایا کہ جناب عینک فریمی تشریف لارہے ہیں۔ ہم کئی دوست اُن سے ملنے کا شوق رکھتے تھے۔ حافظ صاحب نے ہمیں سسپنس میں رکھا کہ یہ کون شخصیت ہیں۔

ایک صبح حافظ صاحب کا فون آیا کہ آج کچھ مرغے آپ کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ دوپہر کا کھانا ہمارے ہاں کھائیں۔ نمل میں پڑھنے والے ایک دوست کے اعزاز میں یہ کھانا تھا۔ اُنھیں ''شاہ جی'' کہا جارہا تھا۔ کچھ دیر بعد معلوم ہوا کہ یہی شاہ جی دراصل عینک فریمی ہیں۔ بہت خوشی ہوئی۔ شاہ جی نے اپنی گفتگو سے رسالے کے جملے بھلا دیے اور بہت سے نئے فقرے زبان پر آگئے۔ اُن دنوں کا ایک فقرہ تو ابھی تک یاد ہے: سی ٹی بی ٹی (چھوٹی ٹنڈ بڑی ٹنڈ)۔ (سی ٹی بی ٹی اصل میں مخفف تھا ایٹمی تابکاری کے پھیلاؤ کے خلاف کیے جانے والے ایک عالمی معاہدے کا، اور اُس وقت میاں شہباز شریف وزیرِ اعلیٰ پنجاب تھے اور میاں محمد نواز شریف وزیرِ اعظم پاکستان۔) پھر ذوالکفل شاہ جی کبھی کبھی آنے لگے۔ ہم ہر دفعہ اُن سے ملتے اور دنیا بھر کے موضوعات پر باتیں سنتے۔

ہم لوگ شاہ جی سے ہر قسم کے سوالات پوچھتے۔ نفسیاتی اُلجھنیں اور گھریلو مسائل کے حل بھی وہ ہمیں بتاتے۔ مارچ ۲۰۰۹ء میں شاہ جی ایک رات کے لیے ہری پور تشریف لائے تو میں اُن سے آخری بار ملا۔ سعودیہ میں اُن کے گروپ کے ساتھ گئے ہوئے ایک صاحب ٹی اینڈ ٹی کالونی کے بھی ہیں۔ شاہ جی بہت پرامید تھے کہ اب کے وہ مکہ یونیورسٹی میں لیکچرر لگ جائیں گے۔ حسبِ معمول ہم کافی دیر تک اُن کے ساتھ بیٹھے رہے۔ پھر ایک روز حافظ صاحب نے بتایا کہ شاہ جی کو الحمدللہ مکہ یونیورسٹی میں لیکچررشپ مل گئی ہے۔ میں نے اُنھیں مبارک باد دی۔ شاہ جی کے اِس بار آنے کے کچھ دن کے بعد حافظ صاحب کے بیٹے عکرمہ محمد چوہان کا حفظ مکمل ہوا۔ شاہ جی کے بڑے بھائی مولانا سید کفیل بخاری صاحب ختمِ قرآن کی تقریب کے لیے ہری پور آئے۔ میں اُن سے بھی ملا۔

۱۵/ نومبر ۲۰۰۹ء کو رات خبروں میں پٹی چلنے لگی کہ پروفیسر سید ذوالکفل بخاری مکہ مکرمہ میں ٹریفک حادثے میں جاں بحق ہوگئے ہیں۔ مجھے یقین ہی نہ آیا۔ فوراً حافظ صاحب کو فون کیا۔ معلوم ہوا کہ یہ قیامت گزر چکی ہے۔ حافظ صاحب کی طبیعت بھی بہت خراب تھی۔ اُنھوں نے کہا کہ بس آپ دعا کردیں لیکن ابھی میرے گھر نہ آئیں۔ ہم فجر میں مل لیں گے۔

اللہ پاک شاہ جی کی دینی اور اصلاحی کوششوں کو قبول کرے اور اُن کے لیے آخرت میں بلندیِ درجات کا سبب بنائے۔ ہم اُن کے لیے دعا گو ہیں۔